السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں اسلامی شریعت کا کیا حکم ہے جو کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر ایک رمضان کی قضا کو دوسرے رمضان تک موخر کر دیتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص کسی شرعی عذر مثلا بیماری کی وجہ سے روزوں کی قضا موخر کر دے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن كانَ مَريضًا أَو عَلىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِن أَيّامٍ أُخَرَ... ١٨٥ ... سورة البقرة

''اور جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی گنتی کو پورا کرے۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ١٦ ... سورة التغابن

''سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

ہاں البتہ جو شخص بغیر عذر کے اس قدر تاخیر کرے تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی۔ اسے چاہیئے کہ توبہ کرے، ان روزوں کی قضا دے اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا بھی دے۔ کھانے کی مقدار چاول وغیرہ یا جو اس علاقے کی خوراک ہو وہ نصف صاع فی دن کے حساب سے دی جائے نصف صاع کا وزن تقریبا ڈیڑھ کلو ہے۔ یہ کھانا بعض فقراء یا کسی ایک فقیر کو روزوں سے پہلے یا بعد میں دے دیا جائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ208

محدث فتوی